آدابِ طعام

قرآن وحدیث کی روشنی میں

ترتیب و تنظیم

محمد نادر وسیم (ایم فل اسلامیات)

اشراف

مفتی محمد موسیٰ طاہر حفظہ اللہ تعالی

پیشکش

جامعہ اسلامیہ انوار مدینہ منکیرہ

مقدمہ

الحمد لله رب العلمين و الصلاة والسلام على امام المتقين، وقائد الغر المحجلين، سيدنا محمد عليه افضل الصلاة و التسليم.

أما بعد!

بلا شبہ خیر و حکمت کی کوئی بات ایسی نہیں ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آگاہ نہ فرمایا ہو۔اور شر کی بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے ہمیں منع نہ فرمایا ہو۔جیسا کہ کھانا اور پینا انسان کی بنیادی ضرورت ہے اورانسانی صحت کا دارومدار اچھی صحت اور اسکے طریقہ استعمال پر ہے۔ اورچونکہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں انسان کے لئے بہترین رہنمائی موجود ہے اس لیے ہمیں کھانے پینے،اٹھنے بیٹھنے کے لیے راہنمائی حاصل کرنے کے لیے آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
کھانے کے آداب کی اہمیت کے پیش نظر ناچیز نے مختصر رسالہ ترتیب دیا ہے جس میں کھانے کے آداب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ یہ رسالہ درج ذیل مباحث پر مشتمل ہے۔

پہلا مبحث: کھانا شروع کرنے سے پہلے کے آداب

١. کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا
٢. کھانا کھانے سے پہلے دعا پڑھنا
٣. کھانا کھاتے وقت سنت طریقے سے بیٹھنا
٤. کھانے میں عیب نہ نکالنا
٥. نماز عشاء سے پہلے کھانا کھانا

دوسرا مبحث: کھانا کھانے کے دوران کے آداب

١. دائیں ہاتھ سے کھانا
٢. جوتے اتار کر کھانا کھانا
٣. اپنے سامنے سے کھانا کھانا
٤. تین انگلیوں سے کھانا کھانا
٥. گرے ہوئے لقمے کو کھانا
٦. کھانے کے دوران ڈکار کو روکنا
٧. بیٹھ کر کھانا پینا

۸. مل کر کھانا

۹. کھانے میں اعتدال سے کام لینا

۱۰. کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر باہر نکالنا اور کھانا کھالینا

تیسرا مبحث: کھانا کھانے کے بعد کے آداب

۱. دھونے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

۲. کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

۳. کھانے کے بعد کلی کرنا اور منہ دھونا

۴. کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی تعریف کرنا اور مسنون دعائیں پڑھنا

۵. کھانا کھانے کے بعد برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

العبد الفقیر

محمد نادر وسیم

پہلا مبحث: کھانا شروع کرنے سے پہلے کے آداب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے پینے کے جو آداب بیان فرمائے ہیں ان میں حفظان صحت کے اصول بھی مضمر ہیں اور دنیا و آخرت کی بھلائی بھی ہے۔ احادیث مبارکہ میں کھانا شروع کرنے سے پہلے کے جو آداب بیان کیے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱. کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

بلاشبہ انسانی جسم میں میل کچیل سے سب سے زیادہ ملوث ہونے والے اعضاء ہاتھ ہیں۔انکی صفائی میں غفلت برتنے سے جراثیم جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔اور ان کو صاف رکھنے سے کافی حد تک جراثیم کی منتقلی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔نبی ﷺ نے بہت سی جگہوں پر ہاتھوں کی صفائی پر زور دیا ہے۔اس لئے کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم فرمایا:۔چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

﴿قرأت في التوراةبركة الطعام الوضوء بعده، قال فذكرت ذلك لرسول الله ﷺوأخبرته بما قرأت في التوراة فقال بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده﴾[1]۔

میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے میں برکت یہ ہے کہ اسے کھانے سے پہلے وضو کیا جائے۔میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے میں برکت کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے سے آتی ہے۔

﴿الوضوء قبل الطعام وبعده مما ينفي الفقر، وهو من سنن المرسلين﴾[2]۔

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنے سے فقر دور ہوتا ہے اور یہ عمل انبیاء کی سنت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مسند الإمام أحمد بن حنبل، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (المتوفى ٢٤١هـ)، بتحقيق شعيب الأرنؤوط، وبإشراف د عبد الله بن عبد المحسن التركي، الناشر مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م، ج٣٩، ص١٣٥، رقم الحديث ٢٣٧٣٢.

[2] المعجم الأوسط، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى ٣٦٠هـ)، المحقق طارق بن عوض الله بن محمد , عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني الناشر دار الحرمين – القاهرة، ج٧، ص١٤٦، رقم الحديث ٧١٦٦.

﴿من أحب أن يكثر الله خير بيته، فليتوضأ إذا حضر غداؤه، وإذا رفع﴾[3]۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کے گھر میں برکت میں اضافہ فرمائے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر ہو تو اس سے پہلے اور بعد میں وضو کرے۔

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں حکمت

ملا علی قاری کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔نعمت کا طہارت کے ساتھ استقبال کرنے میں حکمت؛ اس کی تعظیم کرنا ہے۔جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿إنما بعثت لاتمم مكارم الأخلاق﴾[4]۔

مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

لہذا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا چاہئے، تا کہ دونوں ہاتھ کھانے کے دوران صاف ستھرے ہوں، کہیں پہلے سے موجود ہاتھوں پر میل کچیل کی وجہ سے نقصان نہ ہو۔

۲. کھانا کھانے سے پہلے دعا پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إذا أكل أحدكم طعاما فليقل بسم الله، فإن نسي في أوله فليقل بسم الله في أوله وآخره﴾[5]۔

جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے، اور اگر اللہ تعالی کا نام لینا ابتدا میں بھول جائے تو کہے﴿بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ﴾اول و آخر اللہ کے نام سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

﴿كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل طعاما في ستة من أصحابه، فجاء أعرابي فأكله بلقمتين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه لو سمى لكفاكم﴾۔

---

[3] سنن ابن ماجه، ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى ٢٧٣هـ)، المحقق شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله، الناشر دار الرسالة العالمية، الطبعة الأولى، ١٤٣٠ هـ - ٢٠٠٩ م، أبواب الأطعمة، باب الوضوء عند الطعام، ج٤، ص٤٠٢، رقم الحديث ٣٢٥٩.

[4] مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعلي بن (سلطان) الملا الهروي القاري (المتوفى: ١٠١٤هـ)، دار الفكر، بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ - ٢٠٠٢م، ج٧، ص٢٧١٤.

[5] سنن الترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ج٣، ص٢٥٢، حديث نمبر١٨٥٨.

نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، اچانک ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں پورا کھانا کھا لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر اس نے "بسم اللہ" پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لیے کافی ہوتا"۔

حضرت امیہ بن فخشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿كان رسول الله – صلى الله عليه وسلم – جالسا ورجل يأكل، فلم يسم حتى لم يبق من طعامه إلا لقمة، فلما رفعها إلى فيه قال: باسم الله أوله وآخره، فضحك النبي –صلى الله عليه وسلم– ثم قال: ما زال الشيطان يأكل معه، فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه﴾[٦]۔

ایک شخص بسم اللہ شریف پڑھے بغیر کھانا کھا رہا تھا۔ جب کھانا کھا چکا اور صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا تو اس نے آخری لقمہ اٹھایا اور یہ کہا بسم الله أوله وآخره (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ لیکن جب اس نے اللہ تعالیٰ کا اسمِ گرامی لیا تو شیطان نے وہ سب کچھ جو اس کے پیٹ میں تھا اگل دیا یعنی جو برکت چلی گئی تھی واپس آگئی۔

۳. کھانا کھاتے وقت سنت طریقے سے بیٹھنا

چونکہ بیٹھنے کی ہیئت کا کھانے کے ہضم ہونے اور جزو جسم بننے میں گہرا اثر ہوتا ہے۔ اسلیے نبی ﷺ نے دسترخوان پر بیٹھنے کا طریقہ بھی بیان فرمایا ہے۔۔ آپ ﷺ نے بیٹھنے کے جو طریقے بیان فرمائے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مقعيا يأكل تمرا﴾[٧]۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کھاتے ہوئے دیکھا کہ آپ سرین کے بل بیٹھے ہوئے اور اپنے دونوں پیر کھڑے کیے ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿أتي رسول الله ﷺ بتمر، فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقسمه وهو محتفز، يأكل منه أكلا ذريعا﴾[٨]۔

---

[٦] سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ج٥، ص٥٩١، رقم الحديث: ٣٧٦٨.

[٧] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب تواضع الآكل، وصفة قعوده، ج٣، ص١٦١٦، حديث نمبر٢٠٤٤.

[٨] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب تواضع الآكل، وصفة قعوده، ج٣، ص١٦١٧، حديث نمبر٢٠٤٤.

رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور لائی گئی، نبی ﷺ اسے اس حال میں تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ اکڑوں بیٹھے تھے اور تیزی سے چھوہارے کھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

﴿أهديت للنبي – ﷺ – شاة، فجثا رسول الله – صلى الله عليه وسلم – على ركبتيه يأكل، فقال أعرابي ما هذه الجلسة؟ فقال "إن الله جعلني عبدا كريما، ولم يجعلني جبارا عنيدا﴾[9]۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے کھانے لگے۔ایک اعرابی کہنے لگا بھلا یہ بیٹھنے کا کون سا طریقہ ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ نے مجھے نیک(متواضع) بندہ بنایا ہے، مجھے جبار و سرکش نہیں بنایا ہے"۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لرجل عنده لا آكل وأنا متكئ﴾[10]۔

آپ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

ابن حجر فرماتے ہیں بیٹھنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھے اور پاؤں باہر نکلے ہوں یا دایاں پاؤں بچھالے اور بائیں پر بیٹھ جائے[11]۔

۴. کھانے میں عیب نہ نکالنا

سیرت نبوی میں سے ہمیں یہ درس بھی ملتا ہے کہ کھانے میں عیب نکالنے کو نہایت ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ہو سکتا ہے کہ جس کھانے کو ہم ناپسند کر رہے ہوں اللہ تعالی نے اس میں ہمارے لیے کوئی بڑا فائدہ رکھا ہو۔

کھانے میں عیب نکالنے سے منع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ کھانے میں عیب نکالنے سے میزبان کو شرمندگی ہوتی ہے اوراسے تیار کرنے والے کو دکھ پہنچتا ہے۔ حالانکہ مومن کو حکم دیا گیا ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ما عاب النبي طعاما قط﴾

---

[9] سنن ابن ماجة، أبواب الأطعمة، باب الأكل متكئا، ج٤، ص٤٠٥، حديث نمبر٣٢٦٤.

[10] صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب الأكل متكئا، ج٧، ص٧٢، حديث نمبر٥٣٩٩.

[11] فتح الباري شرح صحيح البخاري، لأحمد بن علي بن حجر، العسقلاني الشافعي، دار المعرفة – بيروت، ١٣٧٩، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، ج٩، ص٥٤٢.

نبی ﷺ نے کھانے میں بھی عیب نہیں نکالا۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس سے مراد مباح کھانے میں عیب نکالنا ہے۔حرام کھانے میں آپ صلی اللہ وسلم عیب نکالتے تھے، اس کی برائی بیان کرتے تھے اور اسے کھانے سے منع بھی فرماتے تھے۔

سے ہو تو پھر مکروہ نہیں۔کیونکہ اللہ تعالی کی کاریگری میں عیب نکالنا مذموم ہے اور بندوں کی کاریگری میں عیب نکالنے کی گنجائش ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

﴿ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعاما قط، إن اشتهاه أكله وإلا تركه﴾[12]۔

نبی ﷺ نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا اگر دل چاہتا تو کھالیتے اگر نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

۵. نماز عشاء سے پہلے کھانا کھانا

آپ ﷺ کی سیرت سے یہ راہنمائی بھی ملتی ہے کہ آپ ﷺ کھانے کو نماز پر مقدم کرتے خاص طور پر جب آپ کا دل کھانے کی طرف راغب ہوتا اور نماز کے فوت ہونے کا ڈر بھی نہ ہوتا تو اس صورت میں کھانے کو نماز پر مقدم فرمالیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة، فابدءوا بالعشاء﴾[13]۔

اگر شام کا کھانا سامنے رکھا جائے اور ادھر نماز کے لیے تکبیر بھی ہونے لگے تو پہلے کھانا کھا لو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

﴿إذا كان أحدكم على الطعام، فلا يعجل حتى يقضي حاجته منه، وإن أقيمت الصلاة﴾[14]۔

نبی ﷺ نے امت کو یہ درس دیا ہے کہ پہلے کھانا کھالیں اس کے بعد نماز ادا کریں تاکہ نماز کو خوش و خضوع سے ادا کر سکیں۔ جمہور علماء نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

---

[12] صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ج٤، ص١٩٠، حديث نمبر٣٥٦٣.

[13] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ج١، ص١٣٥، حديث نمبر٦٧١.

[14] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة، ج١، ص١٣٥، حديث نمبر٦٧٤.

دوسرا مبحث: کھانا کھانے کے دوران کے آداب

۱. دائیں ہاتھ سے کھانا

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا سنت ہے اور بائیں ہاتھ سے کھانا منع ہے، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه، وإذا شرب فليشرب بيمينه فإن الشيطان يأكل بشماله، ويشرب بشماله﴾[۱۵]۔

تم میں سے کوئی کھانا کھائے یا (پانی وغیرہ) پیے تو دائیں ہاتھ سے کھائے پیے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿لا يأكلن أحد منكم بشماله، ولا يشربن بها، فإن الشيطان يأكل بشماله، ويشرب بها﴾[۱۶]۔

تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیے تو دائیں ہاتھ سے کھائے پیے پس بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

۲. جوتے اتار کر کھانا کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إذا وضع الطعام، فاخلعوا نعالكم، فإنه أروح لأقدامكم﴾[۱۷]۔

جب کھانا رکھا جائے تو اپنے جوتے اتار دو کہ یہ تمہارے قدموں کی راحت کا باعث ہے۔

یعنی جب کھانا کھانے کے لیے سامنے رکھا جائے تو جوتے اتار دیں جوتا پہن کر کھانا نہ کھائیں ننگے پاؤں کھانا کھانا مفید بھی ہے اور اس میں کھانے کا ادب بھی۔

---

[۱۵] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ج۳، ص۱۵۹۸، حديث نمبر۲۰۲۰.

[۱۶] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ج۳، ص۱۵۹۹، حديث نمبر۲۰۲۰.

[۱۷] المعجم للطبراني، كتاب الأطعمة، باب في خلع النعال عند الأكل، ج۲، ص۱۳۲۰، حديث نمبر۲۱۲۵.

۳. اپنے سامنے سے کھانا کھانا

مسلمان کیلئے مسنون ہے کہ اپنے سامنے موجود کھانے میں سے کھائے، اور دوسروں کے سامنے سے ہاتھ بڑھا کر نہ اٹھائے، اور نہ ہی کھانے کے درمیان میں سے کھائے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ فرماتے ہیں

﴿كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم، وكانت يدي تطيش في الصحفة، فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام، سم الله، وكل بيمينك، وكل مما يليك﴾[۱۸]۔

میں جب چھوٹا تھا رسول اللہ ﷺ کی گود میں بیٹھا تھااور میرا ہاتھ پوری تھالی میں گھوم رہا تھا، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے لڑکے !اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور جو تمہارے سامنے ہے اس میں سے کھاؤ۔

ویسے بھی کھانے کے دوران اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے افراد کے سامنے سے کھانا کھانا بری عادت ہے، اور مُروَّت کے خلاف ہے۔

کھانے کے درمیان میں سے کھانا بھی آداب کے خلاف ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿البركة تنزل وسط الطعام، فكلوا من حافتيه، ولا تأكلوا من وسطه﴾[۱۹]۔

برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے اس لیے کھانے کے کنارے سے کھاؤ، درمیان سے مت کھاؤ۔

۴. گرم کھانا کھانے، اس میں سانس لینے اور پھونک مارنے سے پرہیز کرنا

پانی پینے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اگر ایک سے زیادہ سانس میں پانی پینا ہو تو برتن میں سانس لینے کی بجائے برتن منہ سے ہٹا کر سانس لیں۔

﴿أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن النفخ في الشرب فقال رجل: القذاة أراها في الإناء؟ قال: أهرقها، قال: فإني لا أروى من نفس واحد؟ قال: فأبن القدح إذن عن فيك﴾[۲۰]۔

---

[۱۸] صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ج۷، ص۶۸، حديث نمبر۵۳۷۶.

[۱۹] سنن الترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في كراهية الأكل من وسط الطعام، ج۳، ص۳۱۷، حديث نمبر۱۸۰۵.

[۲۰] سنن الترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب، ج۳، ص۳۶۷، حديث نمبر۱۸۸۷.

نبی نے پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیالہ کو منہ سے دور کرکے سانس لو۔

۵. تین انگلیوں سے کھانا کھانا

سنت یہ ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا کھایا جائے، قاضی عیاض کہتے ہیں کہ تین سے زیادہ انگلیاں کھانے کیلئے استعمال کرنا بری عادت ہے، اور ویسے بھی لقمہ پکڑنے کیلئے تین اطراف سے پکڑنا کافی ہے، اور اگر کھانے کی نوعیت ایسی ہو کہ تین سے زیادہ انگلیاں استعمال کرنی پڑیں تو چوتھی اور پانچویں انگلی بھی استعمال کی جاسکتی ہے[21]۔

٦. گرے ہوئے لقمے کو صاف کرکے کھالینا

اگر کھانا کھاتے ہوئے لقمہ گر جائے تو لقمہ اٹھا کر اس پر لگی ہوئی مٹی وغیرہ صاف کرکے اسے کھا لیں اور شیطان کیلئے مت چھوڑیں، کیونکہ یہ کسی کو نہیں پتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے، اس لئے یہ ممکن ہے کہ اسی لقمے میں برکت ہو جو گر گیا تھا، چنانچہ اگر گرے ہوئے لقمے کو چھوڑ دیا تو ہوسکتا ہے کہ اس سے کھانے کی برکت چلی جائے۔

آپﷺ نے ایک بار فرمایا:

﴿**إذا وقعت اللقمة من يد أحدكم، فليمسح ما عليها من الأذى، وليأكلها**﴾[22]۔

اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے صاف کرکے کھا لے، شیطان کیلئے اسے مت چھوڑے[23]۔

اور آپﷺ نے فرمایا:

﴿**إذا أكل أحدكم فليلعق أصابعه، فإنه لا يدري في أيتهن البركة**﴾[24]۔

تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے، تمہیں نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

---

[21] دیکھیں فتح الباری، احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی، دار المعرفة-بیروت، ۱۳۷۹، ج۹، ص۵۷۸.

[22] سنن الترمذي، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في كراهية الأكل من وسط الطعام، ج٣، ص٣١٧، حديث نمبر١٨٠٥.

[23] سنن ابن ماجة، كتاب الأطعمة، باب اللقمة إذا سقطت، ج٤، ص٤١٣، حديث نمبر٣٢٧٩.

[24] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من أذى، وكراهة مسح اليد قبل لعقها، ج٣، ص١٦٠٧، حديث نمبر٢٠٣٣.

۷. کھانے کے دوران ڈکار کو روکنا

کھانے کے دوران ڈکار لینا آداب کے منافی ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿تجشأ رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم، فقال كف عنا جشاءك فإن أكثرهم شبعا في الدنيا أطولهم جوعا يوم القيامة﴾[۲۵]۔

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سے اپنا ڈکار روک کے رکھ۔ کیونکہ دنیا کے اندر زیادہ آسودہ رہنے والے (زیادہ پیٹ بھرنے والے) بروز قیامت زیادہ لمبی بھوک میں مبتلا ہوں گے۔

۸. بیٹھ کر کھانا پینا

کھڑے ہو کر پینے سے نبی صلی اللہ وسلم نے منع فرمایا: ہے۔جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿أن النبي صلى الله عليه وسلم زجر عن الشرب قائما﴾[۲۶]۔

نبی صلی اللہ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر پینے پر زجروتوبیخکی۔

۹. مل کر کھانا

کھانا الگ نہ کھائیں بلکہ مجتمع ہو کر کھائیں کیونکہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جماعت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿طعام الاثنين كافي الثلاثة، وطعام الثلاثة كافي الأربعة﴾[۲۷]۔

دو کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔

---

[۲۵] سنن الترمذي، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، ج٤، ص٢٣٠، حديث نمبر٢٤٧٨.

[۲۷] صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب طعام الواحد يكفي الاثنين، ج٧، ص٧١، حديث نمبر٥٣٩٢.

۱۰. کھانے میں اعتدال سے کام لینا

میانہ روی سے کھانا کھانا اور مکمل طور پر پیٹ نہ بھرنا بھی کھانے کے آداب میں شامل ہے کیونکہ زیادہ کھانے سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور سستی اور کاہلی آتی ہے۔اسلئے ایک مسلمان کو اپنے پیٹ کے تین حصے کرنے چاہئیں، ایک تہائی کھانے کیلئے، ایک تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس لینے کیلئے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے

﴿ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم أكلات يقمن صلبه، فإن كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه﴾[۲۸]۔

کسی انسان نے اپنے پیٹ سے بُرا برتن کبھی نہیں بھرا ابن آدم کے لیے چند نوالے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے، تہائی پینے کے لیے اور تہائی سانس کے لیے مختص کر دے۔

موسوعہ فقہیہ کویت میں اسکی وجہ یہ بیان کی گی ہے کہ

﴿ولاعتدال الجسد وخفته؛ لأنه يترتب على الشبع ثقل البدن، وهو يورث الكسل عن العبادة والعمل، ويعرف الثلث بالاقتصار على ثلث ما كان يشبع به﴾[۲۹]۔

جسم کو ہلکا پھلکا اور معتدل رکھنے کیلئے یہ ضروری ہے، کیونکہ زیادہ کھانے سے بدن بھاری ہوجاتا ہے، جس سے عبادت اور کام کرنے میں سستی آتی ہے، اور" تہائی " سے کھانے کی وہ مقدار مراد ہے جس سے انسان مکمل پیٹ بھر لے اسکا تیسرا حصہ ۔

ایسے ہی کم کھانا بھی جسمانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔بدن کو کمزور کر دیتا ہے کم خوری اور بسیار خوری دونوں سے بچ کر راہ اعتدال اختیار کرنی چاہیے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾[۳۰]

کھاو پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔

---

[۲۸] سنن الترمذي، أبواب الزهد، باب ما جاء في كراهية كثرة الأكل، ج٤، ص١٦٨، حديث نمبر ٢٣٨٠.

[۲۹] الموسوعة الفقهية الكويتية، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية – الكويت، الطبعة الثانية، ج٢٥، ص٣٣٢.

[۳۰] سورة الأعراف ٣١

١١. کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر باہر نکالنا اور کھانا کھالینا۔

اگر کسی کھانے یا پینے والی چیز مثلا شوربہ، پانی یا شربت یا دودھ یا چائے وغیرہ میں مکھی گر جائے تو ایسی صورت میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ مکھی کو اس میں ڈبو کر باہر نکال دیا جائے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه ثم لينزعه، فإن في إحدى جناحيه داء والأخرى شفاء﴾[31]

جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو سے پورے طور پر ڈبو دے پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے پر میں بیماری ہے۔

تیسرا مبحث: کھانا کھانے کے بعد کے آداب

١. دھونے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأكل بثلاث أصابع، فإذا فرغ لعقها﴾[32]۔

رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے ،جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو انکو چاٹ لیتے۔

٢. کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کھانے کے آداب میں سے اہم ادب ہے۔چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إذا نام أحدكم وفي يده غمر، فلم يغسل يده فأصابه شيء، فلا يلومن إلا نفسه﴾[33]۔

---

[31] سورة الأعراف ٣١

[32] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، باب استحباب لعق الأصابع والقصعة، وأكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من أذى، وكراهة مسح اليد قبل لعقها، ج٣، ص١٦٠٥.

[33] سنن ابن ماجة، أبواب الأطعمة، باب من بات وفي يده ريح غمر، ج٤، ص٤٢٣، حديث نمبر٣٢٩٧.

جب تم میں سے کوئی اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں (کھانا کھانے کے بعد اچھی طرح)ہاتھ نہ دھونے کی وجہ سے گوشت یا چکنائی کی خوشبو باقی ہو اور اسے کوئی مصیبت پہنچ جائے تو وہ خود ہی اپنی ملامت کرے۔

۳. کھانے کے بعد کلی کرنا اور منہ دھونا

کھانا کھانے کے بعد منہ دھونے سے دانت صاف ہوجاتے ہیں اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔اسلیے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کلی کرنا مستحب ہےاس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ السلام سے درج ذیل فرامین موجود ہیں۔

سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں۔

﴿أنه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم عام خيبر، حتى إذا كانوا بالصهباء وهي من خيبر، وهي أدنى خيبر، فصلوا العصر فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بالأطعمة، فلم يؤت النبي صلى الله عليه وسلم إلا بسويق، فلكنا، فأكلنا وشربنا، ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم، فمضمض، ومضمضنا وصلينا﴾[۳۴]۔

وہ صہباء نامی جگہ پر نبی ﷺ کے ساتھ تھے- جو خیبر سے کچھ فاصلے پر ہے -تو نماز کا وقت ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کیلیئے کچھ طلب کیا، لیکن سوائے ستو کے کچھ نہ ملا، تو آپ ﷺ نے وہی کھا لیا، ہم نے بھی ستو کھایا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی، اور پھر دوبارہ وضو کئے بغیر نماز پڑھی اور ہم نے بھی نماز ادا کی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

﴿أن رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبنا فمضمض، وقال:إن له دسما﴾[۳۵]۔

رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا اسکے بعد کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

یہ حدیث دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہے۔اس حدیث پر قیاس کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر چکنائی والی چیز کھانے پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے۔

بلکہ ایسی چیزیں جنھیں کھانے سے کوئی چیز دانتوں میں پھنس جائے یا منہ کے ساتھ چپک جائے تو ان کے کھانے کے بعد بھی کلی کرنا ثابت ہے۔

---

[۳۴] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب حمل الزاد في الغزو، ج٤، ص٥٤، حديث نمبر٢٩٨١.

[۳۵] مسند احمد، حديث نمبر١٩٥١.

بعض اطباء کا کہنا ہے کہ دودھ کے بقایاجات دانتوں اور مسوڑھوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔لہذا اس سنت پر عمل کرنے سے ہماری صحت بھی اچھی رہے گی اور سنت پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔

۴. کھانے سے فراغت کے بعد اللہ کی تعریف کرنا اور مسنون دعائیں پڑھنا

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی تعریف کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها أو يشرب الشربة فيحمده عليها﴾[۳۶]۔

بے شک اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ ایک لقمہ کھائے تو اللہ کی تعریف کرے، یا پانی کا گھونٹ بھی پیئے تو اللہ کی تعریف کرے۔

نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے اور دستر خوان اٹھا لیا جاتا تو فرماتے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلا مُوَدَّعٍ وَلا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾[۳۷]۔

بہت زیادہ ، پاکیزہ اور برکتوں والی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں ، لیکن یہ حمدوثناء اللہ کے لیے کافی نہیں ، نہ اللہ کو چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہوسکتا ہے۔ اے ہمارے رب۔

نبی ﷺ جب دودھ کے علاوہ کچھ لیتے تو فرماتے

﴿اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ﴾[۳۸]۔

یا اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال دے، اور ہمیں اسے بھی بہتر کھانا کھلا۔

اور جب آپ دودھ نوش فرماتے تو فرماتے

﴿اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيه، وَزِدْنَا مِنْهُ﴾[۳۹]۔

یا اللہ !ہمارے لئے اس میں مزید برکت ڈال دے، اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عنائت فرما۔

---

[۳۶] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب حمد الله تعالى بعد الأكل والشرب، ج٤، ص٢٠٩٥، حديث نمبر٢٧٣٤.

[۳۷] صحيح البخاري،كتاب الأطعمة، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، ج٧، ص٨٢، حديث نمبر٥٤٥٨.

[۳۸] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا أكل طعاما، ج٥، ص٥٠٦، حديث نمبر٣٤٥٥.

[۳۹] المرجع السابق.

۵. کھانا کھانے کے بعد برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو کھانا کھانے کے بعد برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کی تلقین فرماتے تھے۔برتن ڈھانپ کر رکھنے سے کھانا محفوظ رہتا ہے اوراس میں جراثیم داخل نہیں ہوتے۔ لہذا ہم اس سنت پر عمل کرکے بہت سی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿**غطوا الإناء، وأوكوا السقاء، وأطفئوا السراج، وأغلقوا الباب، فإن الشيطان لا يحل سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف إناء، فإن لم يجد أحدكم إلا أن يعرض على إنائه عودا ويذكر اسم الله، فليفعل، فإن الفويسقة تضرم على أهل البيت بيتهم**﴾[۴۰]۔

برتن کو ڈھانک کر رکھو، مشک کا منہ بند کر کے رکھو، چراغ بجھا دو، اور دروازہ بند کر لو، اس لیے کہ شیطان نہ ایسی مشک کو کھولتا ہے، اور نہ ایسے دروازے کو اور نہ ہی ایسے برتن کو جو بند کر دیا گیا ہو، اب اگر تم میں سے کسی کو ڈھانکنے کے لیے لکڑی کے علاوہ کوئی چیز نہ ہو تو اسی کو «بسم اللہ» کہہ کر برتن پر آڑا رکھ دے، اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے "۔

تمت بالخير

---

[۴۰] سنن ابن ماجة، أبواب الأشربة، باب تخمير الإناء، ج٤، ص٨٤، حديث نمبر: ٣٤١١.

فهرست مصادر ومراجع

١. مسند الإمام أحمد بن حنبل، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (المتوفى ٢٤١هـ)، بتحقيق شعيب الأرنؤوط، الناشر مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م.

٢. المعجم الأوسط، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى ٣٦٠هـ)، المحقق طارق بن عوض الله بن محمد , عبد المحسن بن إبراهيم الحسينين الناشر دار الحرمين — القاهرة.

٣. سنن ابن ماجه، ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى ٢٧٣هـ)، المحقق شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله، الناشر دار الرسالة العالمية، الطبعة الأولى، ١٤٣٠ هـ - ٢٠٠٩ م.

٤. مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعلي بن (سلطان) الملا الهروي القاري (المتوفى: ١٠١٤هـ)، دار الفكر، بيروت — لبنان، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ - ٢٠٠٢م.

٥. سنن الترمذي، محمد بن عيسى، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: ٢٧٩هـ)، بتحقيق: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي — بيروت١٩٩٨ م.

٦. سنن أبي داود، لأبي داود سليمان بن الأشعث الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ٢٧٥هـ)، بتحقيق: شعَيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، ١٤٣٠ هـ - ٢٠٠٩ م

٧. المعجم الكبير، لسليمان بن أحمد ، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: ٣٦٠هـ)، بتحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي، مكتبة ابن تيمية — القاهرة، الطبعة: الثانية.

٨. صحيح البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، بتحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ.

٩. صحيح مسلم، مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (المتوفى: ٢٦١هـ)، بتحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء التراث العربي — بيروت

١٠. فتح الباري شرح صحيح البخاري، لأحمد بن علي بن حجر، العسقلاني الشافعي، دار المعرفة - بيروت، ١٣٧٩، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي.

١١. الموسوعة الفقهية الكويتية الكويتية، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية — الكويت، الطبعة الثانية.